Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

یوم

الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۳ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۹ اخاء ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۴۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا

جو اللہ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اُس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری رُوحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا مُنہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری رُوحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔ رُوحانی حالت کے سنورنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔

یاد رکھو ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی جو اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعوئ اتقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے انّ اللہ لا یخلف المیعاد خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقوٰی یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں۔ سو اُن پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگردان اور مشکلاتِ دُنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت موصولہ اطلاعات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفاء عطا فرمائے، تا دیر سلامت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیریت واپس مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائیں۔ آمین

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری گذشتہ ایک ہفتہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ایم آر سی پی سپیشلسٹ فزیشن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ اخاء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم منظور احمد صاحب قریشی لاہور کی پوتی اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر دے اسے نیک خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے بڑے بھائی ہیں بوجہ CEREBRAL THROMBOSIS شدید بیمار ہیں اور H.C.H لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مبلغ انچارج نائیجیریا کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر)

کارکنانِ صدر انجمن احمدیہ کا دینی نصاب

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۴ہش / ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہوگا:۔

۱۔ قرآن کریم سورۃ رعد ۵۰ نمبر
۲۔ علم کلام دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء ۳۰ نمبر
۳۔ انٹرویو ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۰ بابت ۲ تا ۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء

(قسط دوم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوپن ہیگن میں ورودِ مسعود

بندرگاہ پر اور مشن ہاؤس میں احبابِ جماعت کی طرف سے حضور کا والہانہ استقبال

۳ اکتوبر کو حضور نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

"گزشتہ ۸۵ سال میں ہم نے بیشمار آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے"

"ہر احمدی کا دل اِس یقین سے پُر ہونا چاہیئے کہ تمام دیگر بشارتیں بھی پوری ہوں گی اور اسلام غالب آئے گا۔"

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

۳ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی مسجد میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے:-

حضور ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا جب سے اِس دنیا میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت شروع ہوئی دو قسم کے انبیاء آتے رہے ہیں۔ ایک وہ جو صاحب شریعت اور صاحب حکم ہوا کرتے تھے اور ایک وہ جو کسی شریعت کے تابع ہو کر آتے تھے اور جو بدعات پہلے سے نازل شدہ دین میں پھیلی ہوتی تھیں، انہیں دُور کر کے دین کو اسکی اصلی اور خالص شکل میں از سر نو پیش کرتے تھے، جیساکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انبیاء بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے؛

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا

(المائدۃ آیت ۴۵)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ تورات بطور شریعت کے نازل تو موسیٰ علیہ السلام پہ ہوئی تھی لیکن بعد میں ایسے انبیاء آئے جو خود بھی اُس شریعت پر عمل کرتے رہے اور دوسروں سے بھی اُس پہ عمل کراتے رہے۔ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ کا یہی مطلب ہے۔

حضور نے دونوں قسم کے انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا یہ فرق تو انبیاء علیہم السلام کے درمیان اصولی طور پر پایا جاتا ہے لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ہیں سب ایک جیسے۔ مثال کے طور پہ اصولی اختلاف کے باوجود دونوں میں پائی جانے والی یکسانیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ دونوں قسم کے انبیاء کی مخالفت ہوئی اور اس قدر شدید مخالفت ہوئی کہ اپنے مشن میں انکی کامیابی ناممکن نظر آنے لگی۔ انبیاء بنی اسرائیل میں سے آخری نبی شریعتِ موسوی پر عمل کرانے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ ان کی انتہائی شدید مخالفت ہوئی، اور انہیں شدید قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں حتیٰ کہ انکے بعض ماننے والوں کو عرصہ دراز تک غاروں میں زندگی بسر کرنا پڑی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جائیں گے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں کامیاب کیا۔ سب سے آخر میں صاحبِ شریعت نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں قرآن کریم کی کامل شریعت تھی جو تا قیامت بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے آپ کو عطا کی گئی۔ آپ کی بھی انتہائی شدید مخالفت ہوئی اور آپ کو بھی اور آپ کے ماننے والوں کو بھی شدید تکالیف اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر خود اُمّتِ محمدیہ میں وہ لوگ جو علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مصداق تھے، ان میں سے ہر ایک کی خود اُمّتِ محمدیہ نے مخالفت کی۔ وہ بزرگ ہستیاں جنہوں نے فقہ میں اُمّت کی رہبری کی اور جن کے لئے ہم آج بھی دُعائیں کرتے ہیں جیسے حضرت امام ابو حنیفہؒ حضرت امام مالکؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام حنبلؒ وغیرہم اپنے اپنے وقت میں انہیں ہر قسم کی تکالیف پہنچائی گئیں اور بعض کو قتل بھی کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے معاً قبل کی صدی میں نائیجیریا میں حضرت عثمان بن فودیؒ آئے۔ انہوں نے مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا، بدعات سے دین کو صاف کر کے صحیح اسلام لوگوں تک پہنچایا لیکن ہُوا یہ کہ ان پہ کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور ان کے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔ انہیں اور انکے مشن کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اسکے باوجود وہ کامیاب ہوئے اور اسلام ان لوگوں میں اپنی اصلی شکل میں قائم ہوا۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا آخر میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود میں امام مہدی آئے۔ مہدی کے متعلق قرآن میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کو آپ کا سلام پہنچانے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا جب بھی تم اس کا زمانہ پاؤ اسکے ساتھ شامل ہو جانا کیونکہ اسلام اسکے ذریعہ سے دنیا میں فتحیاب ہو گا اور غالب آئیگا۔ چونکہ اُمّتِ محمدیہ میں مہدی علیہ السلام سے بڑھ کر اور کوئی پیدا نہیں ہوا اسلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس قدر پیار اور آپ کے لئے خدمت و فدائیت کا جو جذبہ مہدی علیہ السلام میں نظر آتا ہے وہ کسی اور میں نظر نہیں آتا۔ اور اسی لئے یہ ضروری تھا کہ اُمّتِ محمدیہ میں ظاہر ہونے والے بزرگوں کی جس قدر مخالفت کی گئی تھی اس سے بڑھ کر مخالفت مہدی علیہ السلام کی کیجاتی۔ پس مخالفت تو ہو گی اور ضرور ہو گی لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں محبّت کے ساتھ، پیار کے ساتھ اور غایت درجہ ہمدردی اور غمخواری کے ساتھ احمدیت نے اللہ تعالیٰ اور اسکے محبوب ترین رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بنی نوع انسان کے دل جیتنے ہیں۔

اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ پندرہ سال جن کے اوائل میں سے ہم گزر رہے ہیں میرے اندازے کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے تیاری کے سال ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی (جس کے پورا ہونے میں پندرہ سال رہ گئے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے۔ مکّی زندگی میں مسلمانوں اور اسلام کی مخالفت آہستہ آہستہ بڑھتی ہی چلی گئی تھی۔ جو لوگ اُس دور میں خدائے واحد پر ایمان لائے تھے اور جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا انہیں پے در پے تکالیف پہنچائی گئی تھیں اور انکی شدّت میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔ اسی طرح میرے خیال میں اگلے پندرہ سال ہیں جو جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام کا زمانہ ہے دُنیا ہمیں تکالیف پہنچانے اور مٹانے کی کوشش کریگی لیکن جس طرح مکّہ کے ابتدائی مسلمانوں نے بشاشت کے ساتھ تکالیف برداشت کی تھیں حتیٰ کہ اُنکے ننگے جسموں کو پتھروں پر گھسیٹا گیا تھا، شعب ابی طالب میں محصور کر کے بھوکا اور پیاسا رہنے پر مجبور کیا گیا تھا پھر بھی صحابہؓ نے بشاشت کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کیا تھا اسی طرح ہنستے اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ہمیں بھی تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی۔ جب مکّہ میں حق پرستوں کے سینوں پر گرم پتھر رکھے جاتے تھے اور نیچے زمین پر بھی آگ کی طرح تپتے پتھر ہوتے تھے اس حالت میں بھی انکے منہ سے یہی آواز نکلتی تھی کہ اللہ احد کہ اللہ ایک ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ اس یقین سے پُر تھے کہ فی الحقیقت خدا ہے وہ اس یقین سے پُر تھے کہ اُن کا خدا ساری طاقتوں کا مالک ہے، وہ اس یقین سے پُر تھے کہ محمدؐ اپنے دعوے میں صادق ہیں اور خدا کے سچے رسول ہیں، وہ اس یقین سے پُر تھے کہ اسلام بہر حال غالب آئے گا اور وہ خود اُن رحمتوں کے وارث بنیں گے جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والوں کو صحابہؓ کے سے انعام ملیں گے لیکن انہیں صحابہؓ کی سی تکالیف بھی برداشت کرنا پڑیں گی۔ ہم اس یقین سے لبریز ہیں کہ جو بشارتیں چودہ سو سال سے اس وقت تک دی گئی ہیں اور جو خبریں بطور بشارت حضرت مہدی علیہ السلام کو ملی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا ہماری جماعتی زندگی پر ۸۵ سال گزر چکے ہیں۔ جس طرح بتایا گیا تھا جماعت احمدیہ کی زندگی اسی طرح [illegible] ہوئی ہے۔ میں دو مثالیں بیان کر دیتا ہوں۔ ان میں سے ایک پوری ہو چکی ہے اور دوسری کے

(باقی ص ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر"

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس ربوہ

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۹ر جولائی ۱۹۷۵ء بعد نماز مغرب (مسجد مبارک) میں پڑھا گیا۔

بنی اسرائیل کے ذکر سے قبل یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کون ہیں ان کی ابتداء کہاں سے ہوئی اور ان کا مسکن کہاں تھا

سو یاد رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کسدیوں کے ملک کی بستی "اُور" نامی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی شادی سارہ نامی لڑکی سے ہوئی کچھ عرصہ کے بعد آپ کے والد تارح نے "اُور" کی بستی میں رہائش ترک کر دی اور حاران کو اپنا وطن بنا لیا آپ کے ہمراہ ابراہیم اور سارہ اور لوطؑ بھی تھے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر فرمایا:۔

"کہ تو اپنے وطن اور اپنے
ناطے داروں کے بیچ سے
اور اپنے باپ کے گھر سے
نکل کر اس ملک میں جا
جو میں تجھے دکھاؤں گا"

(پیدائش باب ۱۲ آیت ۱)

اس ارشاد الٰہی کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی سارہ اور اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو ساتھ لے کر چل پڑے اور ملک کنعان میں آ رہے (شام و فلسطین کا علاقہ کنعان کہلاتا تھا) تورات میں لکھا ہے

"خداوند نے ابرام سے کہا کہ
اپنی آنکھ اٹھا اور جس جگہ
تو ہے وہاں سے شمال اور
جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف
نظر دوڑا کیونکہ یہ تمام
ملک جو تو دیکھ رہا ہے میں
تجھ کو اور تیری نسل کو
ہمیشہ کے لئے دوں گا"

(پیدائش باب ۱۳ آیت ۱۵)

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کے وارث خدا کے نیک بندے ہوں گے فرمایا:۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ
(انبیاء آیت ۱۰۶)

اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحت کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے

حضرت سارہ سے اولاد نہ ہوتی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور قطورہ سے شادی کی۔ اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلا بیٹا آپ کو بی بی ہاجرہ سے عطا فرمایا اور اس کا نام اسمٰعیل رکھا گیا۔ اسماعیل کے معنی ہیں خدا نے میری سن لی یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور بیٹا عطا فرمایا۔ پھر خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیلؑ کو عرب کی وادی غیر ذی زرع میں خدا کے سہارے چھوڑ آئے جہاں خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ کی تعمیر پھر سے عمل میں آئی اور مکہ کی بستی آباد ہوئی جسے تقدیر الٰہی نے آئندہ اپنی کی بنی نوع انسان کے لئے قبلہ اور مرجع بنانا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بارہ سردار پیدا ہوئے اور نسل پھیلی اور یہ بنو اسماعیل کہلائے اور عرب کے ملک میں مستقل آباد ہو گئے دنیا کے انقلابات اور حوادث نے کسی زمانہ میں بھی بنو اسمٰعیل سے ان کا وطن نہیں چھڑایا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

اللہ تعالیٰ نے حضرت سارہ کو بھی اپنے فضل سے نوازا اور ان کے ہاں اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے حصہ میں ملک کنعان آیا۔

حضرت اسحاقؑ سے دو لڑکے پیدا ہوئے چھوٹے کا نام یعقوبؑ رکھا گیا اور وہی آپ کا وارث ٹھہرا بڑے کا عیسو کنعان چھوڑ کر دوسری جگہ جا کر آباد ہو گیا۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کا لقب عطا فرمایا جس کے معنی ہیں "خدا کا بہادر سپاہی"۔ آپ کے بارہ بیٹے تھے۔ ان بارہ بیٹوں سے بارہ قبائل بنے اور یہ سب بنی اسرائیل کہلائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم نے ان کو بنی اسرائیل کہہ کر پکارا ہے تا ان کو یاد رہے کہ یہ کس کی اولاد ہیں۔ بنی اسرائیل کے معنے ہیں۔ خدا کے بہادر سپاہی کے بیٹے۔ (درس القرآن)

سورۃ یوسف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے بارہ بیٹے کنعان ہی میں تھے کہ حضرت یوسفؑ بن یعقوبؑ نے ۱۱۔۱۲ سال کی عمر میں ایک خواب دیکھی اور اپنے باپ کو سنائی۔

يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي
سَاجِدِينَ (یوسف آیت ۵)

اے میرے باپ (یقین مانئے) میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو (بھی رؤیا میں) دیکھا ہے اور یہ کہ میں نے ان کو اپنے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

والد نے انہیں کہا کہ بھائیوں کو یہ خواب نہ سنا دیو کیونکہ برادران یوسفؑ کے دل میں یوسف کی نیکی کی وجہ سے نفرت اور کینہ جذبہ بہت بڑھ گیا تھا اور یوسف کیلئے باپ کی بڑھتی ہوئی محبت ان کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی۔ اس لئے احتیاط ضروری تھی۔ مگر اس خواب کے بعد باپ کی توجہ کا مرکز یوسفؑ بن گیا تب برادران یوسفؑ نے اپنے باپ کو فریب دیا اور یوسفؑ کو باہر لے جا کر ایک باؤلی میں پھینک آئے۔ اتنے میں عربوں کے ایک تجارتی قافلہ کا اُدھر سے گذر ہوا اور وہ یوسفؑ کو باؤلی سے نکال کر اپنے ساتھ مصر لے گئے اور عزیز مصر کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ چونکہ اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے اس نے یوسفؑ کو اپنا بیٹا بنا کر پال لیا جب آپ جوانی کی عمر کو پہنچے تو عزیز مصر کی بیوی نے آپ سے بد کاری کا ارادہ کیا مگر ناکام رہی اور اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے یوسفؑ کو قید کروا دیا۔ ادھر اللہ تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام کی اسی قید کو بادشاہ وقت کا سفیر اور وزیر خزانہ ہونے کا ذریعہ بنا دیا۔ انہی دنوں میں کنعان میں بھی سخت قحط پڑا اور برادران یوسفؑ سامان خورد و نوش کی تلاش میں مصر آئے۔ شناخت و تعارف کے بعد بچھڑے بھائی پھر مل گئے۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو والدین سمیت مصر آکر آباد ہونے کی دعوت دی۔ اس طرح سارا خاندان اسرائیل مصر آکر آباد ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام کی بعثت تک مصر میں ہی مقیم رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی قطورہ سے کئی لڑکے پیدا ہوئے اور بنو قطورہ کہلائے یہ بھی ملک کنعان کو چھوڑ کر حجاز کے شمالی علاقہ میں آباد ہو گئے تھے۔ ان میں سے بنو مدین زیادہ مشہور ہیں۔ قرآن کریم ان کو اہل مدین کہتا ہے انہوں نے مدین شہر آباد کیا تھا جو شہر خلیج عقبہ کے پاس عرب کی جانب سمندر کے بالکل قریب چھ سات میل کے فاصلہ پر تھا۔ عرب سے جو قافلے مصر جاتے تھے۔ وہ مدین کے راستے ہو کر گزرتے تھے۔ اب وہ شہر مٹ گیا ہے اور اس کی جگہ چھوٹے چھوٹے قصبات رہ گئے ہیں۔ اور ان کو بھی مدین ہی کہتے ہیں۔ اور بنو اسرائیل سے اہل مدین کا تعلق کسی حد تک قائم رہا بنو قطورہ میں حضرت شعیب علیہ السلام تھے جنہیں اہل مدین کی اصلاح کیلئے مامور کیا گیا تھا۔ آپ پر ایمان لانے والے مومنوں کی جماعت کے کاہن جو باپ جو حضرت موسیٰؑ کے ہمعصر تھے انہوں نے اپنی بیٹی صفورہ کی شادی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دی تھی۔ جب وہ مصر سے بھاگ کر مدین آ گئے تھے (آپ نے ایک مصری کو مکا مارا اور وہ مر گیا۔ حضرت موسیٰ کو جب علم ہوا کہ مصری آپ کو قتل کرنے کے درپے ہیں تو آپ مصر چھوڑ کر مدین آ گئے تھے) اور یہاں پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰؑ کو نبوت سے سرفراز فرما کر فرعون مصر کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا تھا اور آپ فرعون کی طرف روانہ ہوتے تھے۔ آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی صفورہ اور دو لڑکے بھی تھے مگر [illegible] اسرائیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو فرعون کی غلامی سے چھڑانے سے ...... قبل آپ نے اپنے اہل و عیال کو دوبارہ مدین بھیجدیا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی ان تینوں شاخوں بنو اسماعیل، بنو اسرائیل اور بنو قطورہ میں سے میرے موضوع کا تعلق بنو اسرائیل سے ہے۔

بنی اسرائیل کا لفظ قرآن کریم میں اڑتیس جگہ استعمال ہوا ہے اور یہودی کا لفظ نو جگہ اور لفظ ہود یہود کی جمع کے معنوں میں تین دفعہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

"ان مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی یا ہود جہاں بھی استعمال ہوا ہے مذہب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے اور بنو اسرائیل کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا قوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی جہاں حضرت یعقوبؑ کی نسل کی طرف اشارہ مقصود ہے تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال کیا ہے اور جہاں ان لوگوں کی طرف اشارہ مقصود ہے جو اپنے آپ کو موسیٰ علیہ السلام کے پیرو کہتے تھے وہاں یہودی یا ہود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے"

نیز فرماتے ہیں:۔

"اس امتیاز کی وجہ سے جہاں تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی مخاطب ہو سکتے ہیں جو یہودی مذہب تو چھوڑ چکے ہوں لیکن ہوں حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے مثلاً ان میں سے عیسائی اور مسلمان ہو جانے والے۔ اسی طرح جہاں ھود یا یہودی کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی شامل سمجھے جا سکتے ہیں جو بنی اسرائیل سے تو نہ ہوں لیکن موسوی مذہب کو مانتے ہوں"

(تفسیر کبیر جزو اول حصہ اول ص ۳۵۵)

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پوتے رحبعام بن سلیمانؑ کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے دس سردار اس کوشش کے لئے آئے اور قوانین میں بعض ترمیموں کی درخواست کی۔ رحبعام دنیا دار آدمی تھا اس نے اپنے نوجوان ساتھیوں سے مشورہ کے بعد ان سرداروں کے مطالبہ کو مسترد کر دیا اور دربار سے دھتکار دیا۔ جب وہ سردار دربار سے باہر آئے تو انہوں نے اس ذلت آمیز سلوک کی وجہ سے بغاوت کا فیصلہ کر لیا۔ اور ایک الگ سلطنت قائم کر لی اور اس کا نام اسرائیل رکھا۔ رحبعام کے قبضہ میں فلسطین کا جنوبی حصہ یعنی یروشلم اور اس کے مضافات باقی رہ گئے۔ اس میں صرف دو قبیلے آباد تھے۔ یہودا اور بن یامین اس حکومت کا نام یہودیہ تھا دس قبائلی حکومت اسرائیل میں تھے۔ قریباً چھ سو سال قبل مسیح اشوریوں نے ان پر حملہ کر کے ان کو غلام بنا لیا پھر مصریوں نے ان پر حکومت کی جس کے نتیجہ میں یہ قبائل مشرقی ممالک میں منتشر ہو گئے۔ دراصل خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو یہ سزا تھی کیونکہ اسرائیل کی حکومت آہستہ آہستہ بے دینی اور بت پرستی کی طرف مائل ہوتی گئی تھی۔ علماء یہود وہاں سے بھاگ کر یہودیہ میں آباد ہو گئے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیہ مذہب موسوی کا مرکز بن گئی۔ بابل کی غلامی کے بعد جب عزرا اور نحمیاہ دو نبیوں کے ذریعہ یہودیہ کو دوبارہ بسایا گیا اور مذہب موسوی کی الگ ڈھنگ کی طرز پر یہودا کے لوگوں کے ... ہاتھوں میں آ گئی تو یہود کا لفظ نسلی امتیاز یا مقام رہائش کے معنوں سے بالکل الگ ہو کر مذہب موسوی کے پیرو کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔

قرآن کریم جہاں مذہب کا سوال ہوتا ہے یہود کا لفظ استعمال کرتا ہے لیکن جہاں ان قومی وعدوں کا ذکر کرتا ہے جو آل ابراہیم یا آل موسیٰ یا آل داؤد سے خاص تھے یا موسوی انبیاء کے مخاطبین کا ذکر کرتا ہے وہاں یہودی کا لفظ استعمال نہیں فرماتا۔ کیونکہ وہ وعدے موسوی دین اختیار کرنے والوں سے نہ تھے بلکہ ان بنی اسرائیل سے تھے جو خدا تعالیٰ سے عہد کو قائم رکھیں۔ خواہ موسوی دین پر ہوں۔ . . . .

. . . .

خواہ اس کے بعد آنے والے کسی اور الٰہی دین پر ہوں جیسے کہ مسلمان ہونے والے

بنو اسرائیل۔ پس بنو اسرائیل ایک نسل اور قوم کا نام ہے اور یہودی ایک مذہب کے ماننے والے کا نام ہے۔

میثاق

اب میں اس عہد کو بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ابتداءً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ باندھا تھا اور آپ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل سے باندھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ

(البقرۃ: ۱۲۵)

اور (اس وقت کو بھی) یاد کرو جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے کہا) اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو) (اللہ نے فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

یعنی اولاد ابراہیمؑ میں سے جو ظالم ہو جائیں گے۔ ان کو امام نہیں بنایا جائے گا اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کی اولاد کی نسبت انعامات الٰہیہ کا جو وعدہ کیا گیا تھا وہ مشروط تھا یعنی ایک قسم کا معاہدہ تھا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ کے درمیان کیا گیا بندہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا رہے گا اور نافرمان بن کر ظالم نہیں بنے گا۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے انعام و افضال کے دروازے بند نہیں کرے گا۔ دوسرے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس دو طرفہ عہد میں ساری نسل ابراہیمؑ شامل ہے کسی ایک شاخ کی تخصیص نہیں اس عہد کے نتیجہ میں حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کو نبوت و امامت سے سرفراز کیا گیا۔ حضرت اسحاق کنعان کی سرزمین میں رہا کرتے تھے۔ آپ کے بعد حضرت یعقوبؑ وارث ہوئے مگر برادران یوسفؑ نے جو سلوک حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا اس کی وجہ سے کنعان کا وطن ان سے چھڑا دیا گیا اور وہ مصر میں پردیسی بن گئے اگرچہ حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کی وجہ سے ان کی دنیوی عزت و مرتبہ شاہی دوسرے رنگ میں محفوظ رہا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل فراعنہ مصر کی غلامی میں چلے گئے حتیٰ کہ رعمسیس ثانی فرعون مصر جس کے زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اس نے اور اس کے بیٹے منفتاح نے بنی اسرائیل پر مظالم کی انتہا کر دی۔ مصر کی دائیوں کو حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اسے مار دو۔ رحم دل دائیوں نے اس حکم پر عمل کرنے سے احتراز کیا اور فرعون کی بازپرس کے جواب میں یہ بہانہ بنا دیا کہ اسرائیلی کی مضبوط صحت مند عورتیں ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وضع حمل سے فارغ ہو چکی ہوتی ہیں تب فرعون نے حکم جاری کیا کہ بنی اسرائیل کے ہر نوزائیدہ لڑکے کو دریا میں پھینک دیا جائے۔ صرف لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جاوے (خروج ب۱) قرآن کریم میں آتا ہے:۔

يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ

(البقرۃ ۵۰)

فرعون کی قوم تمہارے لڑکوں کو قتل کر دیتی تھی اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتی تھی

بنی اسرائیل کے لڑکوں کے قتل کے اسی حربہ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی غرقابی اور اس کی تباہی کا موجب بنا دیا۔

(باقی)

تصحیح

الفضل مجریہ ۲۳؍اکتوبر ۷۵ء کے صفحہ ۵ پر عطیہ دہندگان برائے ادارہ مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں عطیہ دہندہ کا نام سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے اصل نام "بیگم صاحبہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب" ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

پورا ہونے میں ہمیں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے۔ پہلی مثال یہ ہے کہ جس دن لینن اور اس کے ساتھیوں نے سر جوڑ کر انقلابِ روس کا منصوبہ بنایا اس سے دو ہفتہ پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ بھی پیشگوئی ہے اور یہ اس کا صرف ایک حصہ ہے جس میں زارِ روس اور اس کے اقتدار کے خاتمہ کی خبر دی گئی تھی۔ ایک دفعہ ایک روسی سائنسدان پاکستان آیا ہم نے اُسے دعوت دے کر ربوہ بلایا۔ جب وہ ربوہ آیا تو میں نے اس سے کہا جب تمہارے لیڈر لینن کو ابھی پتہ بھی نہ تھا ہمیں معلوم تھا کہ تمہارے مُلک میں کیا ہونے والا ہے میں نے اور بھی پیشگوئیاں اُسے بتائیں۔ وہ سُن کر بہت حیران ہوا اور اُس نے بڑے تعجب کا اظہار کیا۔ الغرض یہ ایک زبردست پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی اور ہم نے اسے پورا ہوتے دیکھا۔ اس سے بھی زیادہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو ابھی پوری ہونی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے رؤیا میں روس کے اندر ریت کے ذروں کی طرح احمدی دیکھے ہیں۔ جو پیشگوئیاں پوری ہو جاتی ہیں وہ دلوں میں یہ یقین پیدا کر جاتی ہیں کہ جو مزید بشارتیں یا خبریں دی گئی ہیں وہ بھی اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔

حضور نے فرمایا یہ تو ایک مثال ہے جو میں نے بیان کی ہے ورنہ پچھلے ۸۵ سال میں ہم نے بے شمار بشارتوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا دل اس یقین سے لبریز ہونا چاہیئے کہ وہ تمام بشارتیں جو ہمیں دی گئی ہیں وہ اپنے اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی اور اسلام بہرحال دنیا میں غالب آئے گا۔ ان کے پورا ہونے میں شک کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اسلام اس زمانہ میں اپنے نور اپنے دلائل، اپنے نشانوں کے ذریعہ پیار اور محبت کے ساتھ بنی نوع انسان کے دل جیت لے گا۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔

دنیا کا کوئی منصوبہ، کوئی دُکھ اور کوئی مصیبت ہمیں یقین کے اس مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ہم سے پیار کرتا رہے اور اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازتا رہے اور ایسے اعمال بجالانے کی ہمیں توفیق دیتا رہے جس سے اس کی رضا کی جنتیں ہمیں حاصل ہوں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی ملاقاتیں

چونکہ مقامی اور بیرونجات سے آئے ہوئے احباب حضور ایدہ اللہ سے انفرادی ملاقاتوں کے متمنی تھے اس لئے حضور نے جمعہ کی نماز کے معاً بعد مشن ہاؤس میں احباب کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف عطا فرمایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے چار بجے سہ پہر سے آٹھ بجے شب تک مسلسل جاری رہا۔ اس دوران میں حضور نے بہت سے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ شہد اور شہد کی مکھیوں کے ایک تحقیقاتی ادارہ "نارڈسک پروپولیس" (Nordisk Propolis) کے ایڈمنسٹریٹو ڈائرکٹر مسٹر کارل لُنڈ آگارڈ (KARL LUND Aagaard) حضور کی تشریف آوری کی خبر سُن کر اور یہ معلوم کر کے کہ شہد کے متعلق حضور کا مطالعہ بہت وسیع ہے حضور کے ساتھ ملاقات کے شوق میں ۵۰۴ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے کوپن ہیگن پہنچے۔ اس موقع پر انہوں نے بھی حضور کے ساتھ ملاقات کی۔ شہد اور شہد کی مکھیوں سے متعلق وہ حضور کی نہایت وسیع معلومات سے ازحد متاثر ہوئے اور انہوں نے حضور کو اپنے تحقیقاتی ادارہ میں تشریف لا کر ریسرچ کے انتظامات اور تحقیق کے نتائج ملاحظہ فرمانے کی دعوت دی۔ حضور نے وقت نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کرتے ہوئے ان سے وعدہ فرمایا کہ حضور آئندہ جب ڈنمارک آئیں گے تو ان کا ادارہ دیکھنے ضرور جائیں گے۔

دعوتِ طعام

آج رات جماعت احمدیہ کوپن ہیگن کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر مشن ہاؤس میں دعوتِ طعام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ملاقاتوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور اس دعوت میں تشریف لے گئے۔ اس میں اہلِ قافلہ کے علاوہ ڈینش احمدی احباب اور ڈنمارک میں مقیم پاکستانی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن کی دعوت پر مسٹر کارل لُنڈ آگارڈ نے بھی اس میں شرکت کی اور حضور کے ساتھ بیٹھ کر پاکستانی کھانا تناول کیا۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

دعوتِ طعام کے بعد حضور نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ جمعہ اور عصر کی نمازیں نیز مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کرنے اور حضور کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے اور اس طرح حضور کے پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہونے کے بعد احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور ملاقات سے شاد کام اور حقائق و معارف اور سکینتِ قلب کی دولت سے مالا مال ہو کر رات گئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

۴ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

حسبِ پروگرام حضور ایدہ اللہ نے ۴ر اکتوبر کو صبح نو بجے کوپن ہیگن سے لندن واپس جانے کے لئے کاروں کے ذریعہ ڈنمارک کی بندرگاہ ایسبرگ روانہ ہونا تھا۔ چنانچہ بہت سے احباب حضور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی غرض سے ۹ بجے صبح سے پہلے ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہلِ قافلہ اُنہی موٹر کاروں میں جن میں لندن سے تشریف لائے تھے سوار ہو کر ۹ بجے صبح ایسبرگ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانہ ہونے سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین نے شریک ہو کر حضور کے بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے درد و الحاح سے دعا کی۔ اس طرح احبابِ جماعت نے حضور ایدہ اللہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

احبابِ جماعت نے مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن کی قیادت میں حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ کو مشن ہاؤس میں قیام کے دوران ہر ممکن آرام پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بعض احباب نے تو ان ایام کی رخصت حاصل کر کے اپنے آپ کو دن رات خدمت کے لئے وقف رکھا۔ انہوں نے ایک طرح سے مشن ہاؤس میں ہی ڈیرہ ڈال رکھا تھا۔ وہ راتوں کو ان ایام میں وہیں پر ہی سو رہتے تھے۔ ان میں مکرم مرزا حسن بیگ صاحب، فصیح الملک صاحب، عبدالسمیع صاحب، نصیر احمد صاحب چوہدری، ملک شوکت محمود صاحب اور سید مبشر احمد صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی محترمہ طیبہ الٰہی صاحبہ، محترمہ عائشہ صاحبہ اہلیہ سید مبشر احمد صاحب، محترمہ سلمیٰ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب ورک نے بھی کھانا وغیرہ پکانے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے آرام کا ہر طرح خیال رکھنے میں اہم خدمات سرانجام دیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

صبح نو بجے حضور مع اہلِ قافلہ جب مشن ہاؤس سے ایسبرگ جانے کے لئے روانہ ہوئے تو مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن، مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم عبدالغفار صاحب قمر اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب آف لندن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کی کار میں (جسے خود چوہدری نصیر احمد صاحب چلا رہے تھے) مشایعت کی غرض سے ایسبرگ تک جانے کے لئے قافلہ کی کاروں کے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ڈنمارک کا ملک چھوٹے بڑے چالیس جزیروں پر مشتمل ہے۔ کوپن ہیگن ایک جزیرے میں واقع ہے اور ایسبرگ کی بندرگاہ جہاں سے حضور نے لندن واپس جانے کے لئے بحری جہاز میں سوار ہونا تھا دوسرے جزیرے میں واقع ہے۔ دونوں جزیروں کے درمیان قریباً اٹھارہ میل چوڑا سمندر حائل ہے۔ چنانچہ حضور ۹ بجے صبح کوپن ہیگن سے روانہ ہو کر قریباً ایک سو کلومیٹر فاصلہ طے کرنے کے بعد ساڑھے دس بجے صبح اُس جزیرے کے ساحلی مقام کورسور (KORSOR) پہنچے۔ وہاں سے گیارہ بجکر چالیس منٹ پر کاروں سمیت جہاز میں سوار ہو کر بارہ بجکر بیس منٹ پر دوسرے جزیرے کے ساحلی مقام نیبرگ (NYBORG) میں جہاز سے اُتر کر کاروں کے ذریعہ ایسبرگ کی جانب سفر جاری رکھا جو تین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ۲۰۰ کلو میٹر دور ہے۔ نصف سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں حضور نے مع اہلِ قافلہ لب سڑک واقع ایک ریسٹورانٹ میں کچھ دیر قیام کیا اور وہاں دو بجے بعد دوپہر کھانا تناول فرمایا۔ یہ کھانا جماعت احمدیہ کوپن ہیگن نے پکوا کر ساتھ کیا تھا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور تین بجے سہ پہر موٹر کاروں میں وہاں سے روانہ ہو کر پونے چار بجے ایسبرگ کی بندرگاہ پہنچے۔ چونکہ جہاز کے چلنے میں ابھی پونے دو گھنٹے تھے اس لئے حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے قریباً ایک گھنٹہ ویٹنگ روم میں انتظار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے سہ پہر حضور مع اہلِ قافلہ "ایم۔ایس۔ ڈانا ریگینا" (DANA REGINA) نامی جہاز میں سوار ہوئے۔ حسب سابق موٹریں بھی اسی جہاز میں سوار کرائی گئیں۔ جہاز میں سوار ہونے سے قبل حضور نے مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد کوپن ہیگن، مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم عبدالغفار قمر صاحب اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو جو مشایعت کی غرض سے کوپن ہیگن سے ایسبرگ تک ساتھ آئے تھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ان میں سے ہر ایک کو مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرما کر انہیں دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ حضور کا جہاز ساڑھے پانچ بجے شام ڈنمارک کی بندرگاہ ایسبرگ سے روانہ ہو کر اگلے دن (۵ر اکتوبر کو) سوا نو بجے بعد دوپہر انگلستان کی بندرگاہ ہیرچ (HARWICH) میں لنگر انداز ہوا اور حضور سکنڈے نیوین ممالک سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کا دس روزہ دورہ کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد بخیر و عافیت انگلستان واپس تشریف لے آئے۔ حضور جہاز میں سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر انگلستان کے ساحل پر ورود فرما ہوئے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے یہ طویل سفر بھی اُسی مرسیڈیز کار میں فرمایا جو لندن کے مکرم میاں محمد رفیع صاحب آف ... نے موجودہ دورہ میں استعمال کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ حضور جب سے انگلستان تشریف لائے ہیں ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی ان کی پیش کردہ کار ہی استعمال فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

احبابِ جماعت کے نام محبت بھرا اسلام

حضور ایدہ اللہ ازراہِ شفقت و محبت جملہ احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہتے ہیں اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور سدا اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ احباب جماعت بھی بالالتزام درد و الحاح کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے، سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور حضور کلی طور پر صحت یاب ہو کر اس کی حفاظت میں جلد مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لائیں۔ آمین

اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ﴿

لجنات متوجّہ ہوں

لجنہ اماء اللہ کا لٹریچر کافی تعداد میں دفتر میں موجود ہے۔ تمام لجنات اس لٹریچر کی کلّی فروخت کی طرف خاص توجہ دیں۔ کیونکہ جب تک پُرانا لٹریچر ختم نہ ہو نیا لٹریچر شائع نہیں کروایا جا سکتا۔ دفتر میں مندرجہ ذیل کتب موجود ہیں۔ لجنات اپنا اپنا آرڈر بُک کروائیں اور اپنے لٹریچر میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔

(۱) تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم (۲) تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم۔
(۳) الازھار لذوات الخمار (۴) Path of Faith
(۵) Status of Women (۶) Lajna Specks
(۷) اردو مجلّہ (۸) رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے نعم البدل

ا۔ میری بیٹی عزیزہ طیّبہ کوثر زوجہ چوہدری بشیر الدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۲۷ر ستمبر کو پہلا بچہ عطا فرمایا جو کہ صرف ۲۴ گھنٹے کے بعد اپنے مولا حقیقی کے پاس چلا گیا انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ غمزدہ والدین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(خورشید بیگم عنایت اللہ۔ ڈرگ روڈ نزد احمدیہ مسجد۔ کراچی)

۲۔ خاکسار کا اکلوتا بھانجا ناصر محمود ابن سردار عبدالحمید خان صاحب رند عمر ایک سال بازو کے اپریشن کے چند دن بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو نعم البدل سے نوازے اور انہیں اور دیگر عزیز و اقارب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد اکرم عمر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ا۔ میرے والد محترم چوہدری محمد فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ ریڈر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سیالکوٹ (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ ریڈر سول جج نارووال کے صاحبزادے تھے) بعمر ۷۰ سال فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم عرصہ تک جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سیکرٹری امور عامہ بھی رہے۔ جماعت احمدیہ نارووال کے لئے بھی ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ احبابِ کرام ان کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرمائیں۔

(منیر احمد بی۔ اے۔ بی ایڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سنکھترہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی ملک ضیاء الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور کی اہلیہ محترمہ ۲۲ر اکتوبر کو وفات پا گئی ہیں انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نواز تھیں۔ خانپور میں چند احبابِ جماعت نے نمازِ جنازہ میں شمولیت کی لہٰذا ربوہ میں مسجد مہدی میں نمازِ جنازہ غائب ادا کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ملک عبدالرحیم دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

● میرے برادر اکبر محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے عرصہ سے بیمار ہیں نیز ان کے بیٹے میجر محمود احمد صاحب بھی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ہر دو کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے

(ملک عبدالرحیم دار الصدر شرقی ربوہ)

● خاکسار کے والد مرزا محمد اسماعیل صاحب کی آنکھ کا اپریشن ٹنڈو محمد خان میں ہوا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

(مرزا محمد ادریس مربی جماعت احمدیہ کھاریاں)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مطالعہ کتب

ماہ نومبر ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سناتن دھرم" مقرر ہے۔ کتاب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ قائدین کرام اس کا خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت

ضلع شیخوپورہ کی ایک شہری جماعت کے لئے ایک ایسے مخلص، متدین، لائق ڈاکٹر، تجربہ کار حکیم یا کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے جسے جماعت برلبِ سڑک اور نہایت عمدہ جگہ پر دکان بنا دے گی۔ دیگر تفصیلات کے لئے ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(محمد اسحٰق صوفی مربی انچارج ضلع شیخوپورہ معرفت مسجد احمدیہ محلہ جہانگیر آباد قلعہ شیخوپورہ)